باری تعالیٰ کے لیے اردو زبان میں واحد یا جمع کے صیغے کا استعمال۔ تحقیقی مطالعہ

Use of Singular or Plural form in Urdu Language for Bari Almighty - Research Study

* ڈاکٹر غلام دستگیر شاہین: چیف ریسرچ آفیسر، اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان

** مفتی غلام ماجد: سینئر ریسرچ آفیسر، اسلامی نظریاتی کونسل، پاکستان

ABSTRACT

Each language, whether it is Arabic or Urdu, has some idioms and expressions used to honor someone, while few of them follow the grammatical rules as per routine. Plural words are used to show respect and dignity, if a person to be addressed is of high esteem however, if he is of low or equal esteem, in that case singular expression should be used.This way of expression is praiseworthy and admirable from every aspect for human being but we have to set different ways to show respect for Allah (S.W.T) considering oneness of God. This research paper deals with the Question; Are we supposed to use singular expressions for Allah (S.W.T) or we can use plural also showing dignity of Allah Almighty? What type of road map and guidance Quran gives us?

Keywords: *Allah, God, Arabic, Urdu.*

زبان چاہے عربی ہو یا اردو یا کوئی دیگر زبان ہر ایک میں کچھ محاورات و صیغے بطور ادب و احترام استعمال کیے جاتے ہیں تو کچھ صیغے عام قواعد کے موافق ہی مستعمل ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر متکلم فیہ ذات بڑائی و بزرگی کی حامل ہے تو اس کے لیے آداب اور احترام کے پیش نظر بطور تعظیم جمع کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن اگر متکلم فیہ رتبہ میں برابر یا کم ہو تو واحد کے صیغے ہی استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ اسلوب کلام عام انسانوں کے اعتبار سے ہر لحاظ سے بجا اور قابل تعریف ٹھہرتا ہے لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بارے میں اس اصول و ضابطہ سے ہٹ کر اسلوب کلام ترتیب دینا ضروری ٹھہرتا ہے کیونکہ اس ذات کے ساتھ آداب اور احترام کے ساتھ ساتھ واحدانیت اور توحید کا پہلو بھی منسلک نظر آتا ہے جس کی رعایت از حد ضروری ہے۔ اسی بات کے پیش نظر زیر نظر مضمون میں یہ تحقیق کی گئی ہے کہ آیا باری تعالیٰ کے لیے بھی دیگر مقامات ادب کی طرح جمع ہی کے الفاظ استعمال کیے جائیں یا توحید کے پہلو کی رعایت کرتے ہوئے واحد کے الفاظ استعمال ہونے ضروری ہیں؟ نیز قرآن کریم میں اس سلسلے میں کیا کیا اسالیب کلام موجود

ہیں؟ اور ان سے کیا رہنمائی ہمیں ملتی ہے؟

اردو محاورے میں عام طور پر فرد واحد کے لیے واحد کا صیغہ استعمال ہوتا ہے لیکن اگر وہ فرد واحد کسی اعتبار سے بھی بڑائی یا بزرگی کا حامل ہو تو اس کے لیے بطور احترام اور ادب جمع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے، بعض اردو محاورات میں چھوٹے بڑے سے قطع نظر اپنے ہر مخاطب کے لیے جمع ہی کا صیغہ مستعمل ہے۔ لیکن جب غائب کے لیے کوئی صیغہ استعمال کرنا ہو تو چھوٹوں یا برابر والوں کے لیے عموماً واحد کا صیغہ استعمال ہوتا ہے لیکن بڑے اور بزرگوں کے لیے جمع کے صیغے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔

درج بالا اصول اور استعمال کے پیش نظر اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے انسان کو کون سا صیغہ استعمال کرنا چاہیے؟ آیا ادب کی غرض سے جمع کا صیغہ استعمال کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ عام محاورے میں بڑے بزرگوں کے لیے ادب کی غرض سے صیغہ جمع استعمال کیا جاتا ہے؟ یا پھر اللہ تعالیٰ کے لیے صیغہ واحد ہی استعمال کیا جائے؟ اس کا حکم معلوم کرنے سے قبل باری تعالیٰ کے لیے قرآن کریم میں استعمال ہونے والے الفاظ و کلمات پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے صیغہ جمع یا واحد میں سے کسی کے انتخاب کے لیے تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت: خود اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے لیے صیغہ جمع استعمال فرمایا۔

دوسری صورت: خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے صیغہ واحد کا استعمال فرمایا۔

تیسری صورت: انبیا کرام علیہم السلام کے کلام اور دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشہ واحد کا صیغہ استعمال ہوا۔

پہلی صورت کی متعدد مثالیں ہیں مثال کے طور پر چند ایک ملاحظہ ہوں:

سورۃ بقرہ میں ہے:

وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ-[1]

"اور وہ ہمارے دیے ہوئے مال سے خرچ کرتے ہیں۔"

اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے صیغہ جمع متکلم "رزقنا" استعمال فرمایا ہے۔

سورۃ الحجر میں ہے:

---

1 سورۃ البقرۃ ۲: ۳

Sourat Al-Baqrah2:3

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ-[1]

"ہم نے ہی اس قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔"

اس آیت میں باری تعالیٰ کے لیے جمع متکلم کے تین صیغے استعمال ہوئے "إِنَّا" "نَحْنُ" اور "نَزَّلْنَا"۔

نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ-[2]

"ہم ہی نے تم سب کو پیدا کیا ہے پھر تم کیوں باور نہیں کرتے۔"

اس میں بھی جمع متکلم کے دو صیغے استعمال ہوئے ہیں "نَحْنُ" اور "خَلَقْنَا"۔

اسی طرح متعدد مقامات پر "أَنْزَلْنَا" یا "نَزَّلْنَا" جمع متکلم کے صیغے قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے لیے استعمال فرمائے ہیں۔

دوسری صورت کی بھی قرآن کریم میں واضح مثالیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے، مثال کے طور پر چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

سورۃ طٰہٰ میں ہے:

إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي-[3]

"بیشک میں ہی ہوں، میرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں پس تو میری ہی عبادت کرو۔"

اس میں "إِنَّنِي" اور "أَنَا" واحد متکلم کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔

سورۃ القصص میں ہے:

---

1 سورۃ الحجر ۱۵:۹

Sourat Al-Hajar15:9

2 سورۃ الواقعہ ۵۶:۵۷

Sourat Al-Waqiah56:57

3 سورۃ طٰہٰ ۲۰:۱۴

Sourat Taha20:14

إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ-[1]

"یقیناً میں ہی ہوں سارے جہانوں کا پروردگار۔"

سورۃ النمل میں ہے:

إِنَّهُ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ-[2]

"میں ہی ہوں غالب، حکمت والا۔"

اس میں "إِنَّهُ" اور "أَنَا" واحد کے صیغے ہیں۔

تیسری صورت کہ جس میں انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کے لیے صیغہ کا انتخاب کیا ہو تو استقراء سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سب جگہوں میں واحد کا صیغہ ہی استعمال کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر اگر انبیاء کرام علیہم السلام کی مشہور دعائیں ہی ملاحظہ کر لی جائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ سب میں ہی اللہ تعالیٰ کے لیے واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

چنانچہ حضرت آدم و حوا علیہما السلام کی دعا کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنْ الْخَاسِرِينَ-[3]

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

اس میں "تغفر" اور "ترحم" واحد مخاطب کے صیغے ہیں۔

سورۃ نوح میں حضرت نوح علیہ السلام کے قوم سے خطاب اور دعاؤں میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے لیے واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ اسی طرح سورۃ ھود میں حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے بارے میں باری تعالیٰ سے حسب

---

1 سورۃ القصص ۲۸: ۳۰

Sourat ul Qasas28:30

2 سورۃ النمل ۲۷: ۹

Sourat ul Namal

3 سورۃ الأعراف ۷: ۲۳

Sourat ul Araf7:23

ذیل انداز میں کلام کیا ہے:

رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ-[1]

"میرے رب! میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے، یقیناً تیرا وعدہ بالکل سچا ہے اور تو تمام حاکموں سے بہتر حاکم ہے۔"

اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے "ک" ضمیر واحد مخاطب اور "أنت" ضمیر واحد مخاطب ذکر فرمائی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ شہر کے لیے حسب ذیل الفاظ میں دعا فرمائی۔

رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ-[2]

"اے پروردگار تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو رزق دے۔"

اس میں "اجعل" اور "ارزق" واحد مخاطب کے صیغے استعمال فرمائے ہیں۔ اسی انداز سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی دعائیں اور ان کا کلام اللہ تعالیٰ کے تذکرہ سے اس طرح عبارت ہے کہ ان سب میں ہی اللہ تعالیٰ کے لیے واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔

عمومی حکم:

عام انسانوں کو انبیاء کرام علیہم السلام کی اتباع میں واحد کا صیغہ استعمال کرنے کی ہی ہدایت ہے اس لیے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی توحید و وحدانیت کا اعتراف و اقرار اس طرح لازم و ضروری ہے کہ ان کے کلام سے غیر کی شرکت کا شائبہ بھی نہ جھلکتا ہو اور جمع کے صیغے میں چونکہ ایک سے زائد پر دلالت موجود ہوتی ہے، اس لیے بندوں کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کریں اگرچہ اس جمع کے صیغے کا لانا بطور تعظیم ہی کیوں نہ ہو۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے جو بعض جگہ صیغہ جمع اور بعض جگہ صیغہ واحد کا استعمال فرمایا ہے اس سے متعلق مفسرین نے وضاحت کی ہے، چنانچہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں ایک ضابطہ لکھتے ہیں:

---

1 سورۃ ھود ۱۱: ۴۵

Sourat Hood11:45

2 سورۃ البقرہ ۲: ۱۲۶

Sourat ul Baqara2:126

إعلم أن اللى تعالىٰ إذا أخبر عن نفسه بلفظ الجمع يشيربه إلىٰ ذاته و صفاته و أسمائه كما قال إنا نحن نزلنا الذكر و إنا له لحافظون و كما قال إنا أنزلنا، و إذا أخبر عن نفسه بلفظ المفرد يشيرإلىٰ ذاته المطلقه كما قال إنى أنا الله رب العالمين، هذا إذا كان القائل المخبر هو الله تعالىٰ و أما إذا كان العبد فينبغى أن يقول أنت يا رب لا أنتم يا رب لإيهامه الشرك المنافى لتوحيد القائل-[1]

اس ضابطے کا حاصل یہ ہے کہ اگر خود اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں صیغہ جمع استعمال فرمائیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کی ذات مع الصفات اور اسماء کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور اگر صرف ذات مطلق کا بتلانا ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے لیے مفرد اور واحد کا صیغہ استعمال فرماتے ہیں۔ لیکن جب بندے نے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی صیغہ استعمال کرنا ہو تو وہ صرف واحد کا صیغہ استعمال کرے اور "أنت یا رب" کہے "أنتم یا رب" نہ کہے کیونکہ واحد کے صیغے میں توحید کا مفہوم واضح ہے جبکہ جمع کے صیغے میں غیر کی شرکت کا شائبہ ہے۔

عام انسانوں کا کلام اور اشکال:

انسانوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے لیے جو کلمات منقول ہیں یا جو کلمات بندے کو سکھلائے گئے ہیں ان میں واحد کا صیغہ ہی مذکور ہے۔ جیسا کہ سورۃ فاتحہ میں "إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔" اس تمام کلام میں غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ سب جگہ واحد کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ تاہم قرآن کریم میں انسانوں کے حوالے سے ایک تذکرہ ایسا موجود ہے کہ اس میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ سورہ مومنون میں ہے:

حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِي-[2]

"یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔"

اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے "ارْجِعُو" جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔"

اشکال کا جواب:

اس آیت میں مذکور صیغہ جمع کے بارے میں مفسرین نے بحث کی ہے اور متعدد اقوال ذکر کیے ہیں، چنانچہ علامہ

---

1 حقی، شیخ اسماعیل، روح البیان، (مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ۱۴۰۵ء)، ۹/ ۳۳۰

Shaikh Ismaeil Haqi, Rooh-Ul-Bayan, (Maktaba Islamia,Queta,1405),9/230

2 سورۃ مومنون ۲۳:۹۹

Sourat Mominoon23:99

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

فأما قوله (ارجعون) وهو مخاطب ربه عزوجل و لم يقل: (ارجعنى) جاء على تعظيم الذكر للمخاطب و قيل: استغاثوا بالله عزوجل أولًا فقال قائلهم! رب، ثم رجع إلى مخاطبة الملائكة فقال: ارجعون إلىٰ الدنيا، قاله ابن جريج، و قيل: إن معنى (ارجعون) علىٰ جهة التكرير، أى إرجعنى ارجعنى ارجعنى و هكذا۔[1]

"اس کا قول "ارجعون" میں اللہ رب العزت کو خطاب ہے اور اس میں "إرجعنی "(واحد کے صیغہ سے) نہیں کہا۔ یہ مخاطب کی تعظیم کے طور پر کلام ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اصلاً یہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کے لیے "رب" کا لفظ ہے پھر واپس فرشتوں سے خطاب ہے کہ تم مجھے دنیا کی طرف لوٹا دو۔ یہ قول ابن جریج کا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہاں جمع کا صیغہ دعا کے تکرار پر دلالت کے لیے ہے یعنی ارجعنی ارجعنی ارجعنی۔"

مفسرین نے قرآن مجید میں وارد بندوں کی طرف منسوب کلام میں صیغے کی تبدیلی محسوس کی۔ کیونکہ بندوں کی طرف سے باقی جگہ کلام مفرد کے صیغہ کے ساتھ ہی ہے، اسی لیے ضابطہ بھی یہی اپنایا گیا ہے کہ مفرد ہی کے صیغہ سے کلام کیا جائے لیکن جب اس ضابطہ سے ہٹ کر یہ صورت سامنے آئی تو اس کی متعدد تفاسیر کی گئی ہیں جیسا کہ اوپر کی عبارت میں اقوال مذکور ہیں اور یہی اقوال دیگر تفسیروں جیسا کہ تفسیر کبیر[2] اور تفسیر مظہری[3]، اسی طرح دیگر عربی و اردو تفاسیر میں بھی مذکور ہیں۔ تاہم اس ایک نظیر کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس موقع و محل میں غیر کی شرکت کا شائبہ نہ ہو وہاں اللہ تعالیٰ کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اردو محاورات میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہ ایک گنجائش کی صورت ہوگی ضابطہ نہیں ہوگا کہ اگر کوئی جمع کا صیغہ استعمال نہ کرے بلکہ واحد کا صیغہ استعمال کرے تو اسے توہین یا خلاف ادب

---

1 ابو عبداللہ محمد بن احمد القرطبی، تفسیر القرطبی (دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۶ھ)، ۱۲/ ۱۴۹

Abu Abdullah Muhammad Bin Ahmad Al Qurtabi, Tafir Al Qurtabi,(Dar Ikhya-Ul-Turaas Al Arbi,Beruit:1416H,12/149

2 الرازی، ابو عبداللہ محمد فخر الدین، تفسیر کبیر (دار الکتب العلمیہ، بیروت س ن)، ۲۹۲/۸

Abu Abdullah Muhammad Fakh-Ul-Deen Al Razi, Tafseer Kabeer,8/292

3 پانی پتی، قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری (دار الکتاب، دیوبند، انڈیا س ن)، ۶/ ۴۰۱

Qazi Sana-Ul-Allah Pani Pati, Tafseer Mazhari ,6/401

قرار دیا جائے۔

عربی زبان میں جمع بطور ادب!

بعض لوگ اس بحث میں یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ ادب کی غرض سے جمع کا استعمال عربی زبان میں موجود ہی نہیں ہے اس لیے عربی کلام سے ایسا کوئی استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ عربی زبان میں ادباً جمع مستعمل نہیں ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بات عربی زبان و ادب سے مکمل واقفیت نہ ہونے کی بنا پر کہی جاتی ہے۔ شیخ اسماعیل حقی نے اس بات کی تردید اپنی تفسیر روح البیان میں کی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

ارجعون- الواو لتعظيم المخاطب لأن العرب تخاطب الواحد الجليل الشان بلفظ الجماعة و فيه رد على من يقول الجمع للتعظيم فى غير المتكلم إنما وردفى كلام المولدين-[1]

"ارجعون میں واو جمع مخاطب کی تعظیم کے لیے استعمال ہوئی ہے اس لیے کہ عرب ایسے واحد جو جلالت شان کا حامل ہو، کے لیے جمع کے لفظ سے خطاب کرتے ہیں، اس سے ان لوگوں کی تردید ہو جاتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ غیر متکلم کے لیے جمع تعظیمی کا استعمال بعد کے لوگوں کے کلام میں آیا ہے۔"

اس کے بعد انہوں نے بھی دیگر اقوال ہی ذکر کیے ہیں لیکن اس تفصیل سے اشکال کا خاتمہ کر دیا ہے کہ چونکہ عربی زبان میں جمع تعظیمی کا استعمال مفقود ہے اس لیے اگر عربی کلام میں باری تعالیٰ کے لیے اگر جمع کا صیغہ استعمال نہیں ہوا تو اس سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، بلکہ اس پہلے قول کو ذکر کر کے بتلا دیا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ جمع تعظیمی کا استعمال قدیم عربوں کے پاس موجود ہے۔

اردو تراجم کا اسلوب:

ذیل میں چند اردو تفاسیر کے حوالے نقل کرتے ہوئے رہنمائی لینے کی کوشش کرتے ہیں، جن میں آیات کے ترجمے کے دوران اللہ تعالیٰ کے لیے مفرد کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ سورۃ بقرہ کی آخری آیت ملاحظہ ہو:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ-[2]

---

1 شیخ اسماعیل حقی، روح البیان، ۶/ ۱۰۵

Shaikh Ismaeil Haqi, Rooh-Ul-Bayaan ,6/105

2 سورۃ البقرۃ ۲:۲۸۶

اس آیت کے ترجمے میں مولانا محمود الحسن دیو بندی نے اللہ تعالیٰ کے لیے تمام صیغے مفرد کے استعمال کئے ہیں، چنانچہ وہ اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اے رب ہمارے نہ اُٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو طاقت نہیں اور در گزر کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر، تو ہی ہمارا رب ہے، مدد کر ہماری کافروں پر۔"[1]

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی نے بھی اس آیت کے ترجمے میں اللہ تعالیٰ کے لیے مستعمل صیغوں کا ترجمہ مفرد ہی سے کیا ہے۔ ملاحظہ ہو:

"اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں، اور اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا، اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار (برداشت) نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔"[2]

مولانا امین احسن اصلاحی نے آیت ہذا کے ترجمے میں باری تعالیٰ کے لیے مفرد کے صیغے استعمال کئے ہیں، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"اے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہم سے مواخذہ نہ فرمانا، اور اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر اس طرح کا کوئی بار نہ ڈال جیسا تو نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے ہو گزرے، اور اے ہمارے پروردگار! ہم پر

Sourat ul Baqara2:286

1 شیخ الھند، محمود الحسن، ترجمہ شیخ الھند (دار الاشاعت کراچی، س ن)، ۱/ ۲۴۲

Shaik-Ul-Hind, Mahmood-Ul-Hassan , Tarjama Shaikh-Ul-Hind(Dar-Ul-Ishat,Karachi,1/24

2 اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی، کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (ضیاء القرآن پبلیکیشن لاہور، س ن)، ص: ۸۸

Ala Hazrat Ahmad Raza Khan Barelvi, Kanz-Ul-Iman (Zia-Ul-Quran Pablications ,Lahore),P:88

کوئی ایسا بوجھ نہ لاد جس کی اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف کر، ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مولیٰ ہے، پس کافروں کے مقابل میں ہماری مدد کر۔"[1]

علامہ حسین بخش جاڑا نے اپنی تفسیر میں آیت ہذا میں اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال شدہ صیغوں کا اردو ترجمہ مفرد سے ہی کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"اے پروردگار ہمارا! ہمیں گرفت نہ کرنا اگر بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں، اے رب! نہ رکھ ہم پر بوجھ جس طرح رکھا تو نے ان پر جو ہم سے پہلے گزرے، اے رب! اور نہ اٹھوا ہم سے وہ جس کی ہمیں طاقت نہ ہو، اور معاف کر ہم کو اور بخش ہمیں اور رحم فرما ہم پر، تو ہمارا مولیٰ ہے، پس ہماری مدد فرما کافر لوگوں پر۔"[2]

درج بالا چاروں تراجم میں مفسرین نے آیت کے ترجمے میں اللہ تعالیٰ کے لیے صرف مفرد کا صیغہ ہی استعمال کیا ہے۔

اردو ادب و شاعری:

قدیم و جدید اردو ادب اور اردو شاعری میں دیکھا جائے تو اخلاق و آداب کی ہمہ جہت واقفیت کے حامل شعرا بھی واحد کا صیغہ ہی باری تعالیٰ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ایک صوفی شاعر خواجہ میر درد کے کئی کلاموں میں بھی باری تعالیٰ کے لیے واحد کے صیغے مستعمل ہیں:

وحدت نے ہر طرف ترے جلوے دکھا دیے
پردے تعینات جو تھے اٹھا دیے
وحدت میں تری حرف دوئی کا نہ آ سکے
آئینہ کیا مجال ہے کہ تجھے منہ دکھا سکے

اسی طرح دیگر متعدد شعراء نے جب حمد باری تعالیٰ میں کلام کیا تو واحد کے صیغوں کا چناؤ کیا۔

---

1 امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن (فاران فاؤنڈیشن لاہور س ن)، ص: ٦۴٦

Ameen Ahsan Islahi,Tadabar-Ul-Quran,(Faraan Foundation ,Lahore) ,P:446

2 حسین بخش جاڑا، انوار النجف فی اسرار المصحف (مکتبہ انوار النجف دریا خان بھکر، س ن)، ٣/ ١٨٣

Hussain Bakhsh Jara, Anwar-Ul-Najaf (Maktaba Anwar-Ul-Najaf Darya Khan,Bhakar),3/183

خلاصۂ تحقیق

ساری تحقیق کا حاصل حسب ذیل ہے:

- خود اللہ عزوجل اپنے لیے جمع اور واحد دونوں طرح کے صیغے استعمال فرماتے ہیں، جہاں اپنی ذات مع الصفات یا اسماء کا تذکرہ ہو تو جمع کا صیغہ اور جہاں صرف ذات کی طرف اشارہ ہو تو واحد کا صیغہ استعمال فرمایا ہے۔
- انبیاء کرام علیہم السلام اور دیگر تمام انسانوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے لیے عام حالات میں واحد ہی کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔
- البتہ ایک موقع پر عام انسانوں کی طرف سے جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے، جس کی متعدد توجیہات کتب تفسیر میں مذکور ہیں۔
- قرآن کریم کے اردو تراجم میں مترجمین نے زیادہ تر باری تعالیٰ کے لیے واحد ہی کے صیغے استعمال کئے ہیں۔
- اردو شاعری میں بھی زیادہ تر باری تعالیٰ کے لیے واحد ہی کے صیغے مستعمل ہیں۔
- انبیاء کرام علیہم السلام کے طرز کلام کی اتباع میں یہی ضابطہ طے کیا گیا ہے کہ لوگوں کو واحد کا صیغہ استعمال کرنا چاہیے۔
- تاہم اگر کوئی شائبہ نہ ہو تو اردو محاورے کے پیش نظر اس کی اجازت ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جمع تعظیمی کا صیغہ استعمال کیا جائے، لیکن جمع کے صیغے ہی کو ادب قرار دے کر واحد کے صیغے کی ممانعت کرنا یا واحد کے صیغے کو بے ادبی قرار دینا کسی طرح موزوں نہیں ہے۔

مصادر و مراجع

1.Al Quran Al Karim

2.Anwar-Ul-Najaf , Hussain Bakhsh jara,(Maktaba Anwar-Ul-Najaf Darya Khahn,Bakhar).

3.Ameen Ahsan Islahi, Tadabar Quran, Faraan Foundation ,Lahore.

4.Shaikh Ul Hind, Mahmood Ul Hassan, Tarjama Shaikh Ul Hind , Dar-Ul-Ishaat , Karachi.

5.Abu Abdullah Muhammad Bin Ahmad Al Qurtabi, Tafseer Al Qurtabi, Dar Ikhy-Ul-Turaas Al Arbi Beruit,1416H).

6.Abu Abdullah Muhammad Fakhr-Ul-Razi,Tafseer Kabeer, Dar Ikhya-Ul-Turas Al Arbi, Beruit, 1413H.

7.Qazi Sana-Ul-Allah Pani Pati, Tafseer Mazhari, Maktaba Ghousia,Lahore.

8.Shaikh Islmaeil Haqi, Rooh-Ul-Bayan, Maktaba Islamia, Queta,1405.

9.Alah Hazrat, Ahmad Raza Brelvi, Kanz-Ul-Iman Zia-Ul-Quran Publications Lahore.